اخبارِ امّت

مسجدِ اقصیٰ کی شہادت کا منصوبہ

عبدالغفار عزیز

ولادت مسیح علیہ السلام کو ۲۰۰۰ برس پورے ہونے' یعنی ۲۱ ویں صدی شروع ہونے کا سب سے زیادہ انتظار یہودیوں کو ہے۔ ان کی مذہبی کہانیوں کے مطابق ۲۰۰۰ سنہ عیسوی میں القدس کی تعمیر اور پہلی اسرائیلی مملکت کی ۳ ہزار ویں سالگرہ ہو گی' وقت کی گردش اپنا ایک عہد پورا کرلے گی اور ایک نئے عہد کا آغاز ہو گا جس میں پوری دنیا پر یہودی اقتدار قائم ہو گا۔ اس عہد نو کے آغاز سے پہلے وہ مسجد اقصیٰ کی جگہ ہیکل سلیمانی تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔

یہ یہودی خواہش صرف ایک خواب نہیں' دنیا بھر کے ایک کروڑ ۶۰ لاکھ یہودی (جن میں سے ۴۰ لاکھ مقبوضہ فلسطین میں ہیں) اس کو حقیقت میں بدلنے کے لیے کوشاں ہیں۔ وہ اس کے لیے دنیا بھر سے وسائل فراہم کر رہے ہیں' مسلسل اور بھرپور پروپیگنڈا کر رہے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ مسجد اقصیٰ کو شہید کرنے کی ۱۰۰ سے زائد مرتبہ کوشش کر چکے ہیں۔ ان میں سے ۴۲ حملے صرف گذشتہ ۶ سالوں کے درمیان' یاسر عرفات کے ساتھ اوسلو معاہدہ ہونے کے بعد سے اب تک ہوئے ہیں۔

اس وقت اسرائیل یعنی مقبوضہ فلسطین میں ۱۲۰ شدت پسند یہودی تنظیمیں کام کر رہی ہیں' جن میں سے ۲۵ تنظیمیں صرف اس لیے قائم کی گئی ہیں کہ مسجد اقصیٰ کو شہید کر کے وہاں نام نہاد "ہیکل سلیمانی" قائم کریں۔ ان تنظیموں نے اپنا ایک سیاسی اتحاد بھی قائم کر رکھا ہے۔ "القدس لیگ" کے نام سے فعال اس اس اتحاد نے ۱۹۹۶ء میں وزیراعظم نیتن یاہو سے مسجد اقصیٰ کے نیچے کھودی جانے والی سرنگوں کا افتتاح کروایا۔ یہ سرکاری افتتاح اس امر کا واضح اعلان تھا کہ مسجد اقصیٰ کو شہید کرنے کی کوشش صرف چند یہودی گروہوں یا متشدد تنظیموں تک محدود نہیں بلکہ پورا اسرائیل اور تمام یہودی اس میں شریک ہیں۔

مسجد اقصیٰ کے نیچے کھدائی کا کام سالہا سال سے شروع ہے۔ اس منصوبے کا ہدف قبلہ اول کی بنیادیں

اس حد تک کھوکھلی کر دینا ہیں کہ کسی بھی قدرتی یا مصنوعی ارتعاش سے مسجد خود بخود شہید ہو جائے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی جہاز ساؤنڈ بیریئر پار کر جائے (اس کی رفتار آواز کی رفتار سے زیادہ ہو جائے) تو اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والا دھماکا مسجد کو زمین بوس کر دے۔

ان کھدائیوں کا کام بہت حد تک مکمل ہو چکا ہے۔ "حشمونایم" نامی جن سرنگوں کا افتتاح سرکاری سرپرستی میں کیا گیا ہے ان میں جدید الیکٹرونک سائن بورڈوں کے ذریعے مستقبل کا سارا نقشہ واضح کیا گیا ہے۔ اس نقشے کے مطابق سرزمین اقصیٰ پر ایک نیا صیہونی شہر تعمیر کیا جانا ہے' جو یہودی طرز تعمیر کا شاہکار ہو۔ اس نقشے میں مسجد اقصیٰ کا نام و نشان نہیں ہے اور اس کی جگہ ہیکل سلیمانی قائم ہے۔ ان سرنگوں میں اس وقت بھی مسجد اقصیٰ کے عین نیچے عارضی یہودی عبادت گاہ قائم کی جا چکی ہے' جہاں یہودیوں کو باور کروایا جاتا ہے کہ "فی الحال زیر زمین اور مستقبل قریب میں بر سر زمین"۔

سنہ ۲۰۰۰ شروع ہونے میں صرف چند ماہ کا عرصہ باقی ہے۔ اس لیے قبلہ اول کو درپیش سنگین خطرات میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہودی اخبارات گذشتہ ایک سال سے یہ تاثر دے رہے ہیں کہ "شدت پسند یہودی اقصیٰ کو ڈھانا چاہتے ہیں' حکومتی ایجنسیاں انھیں اس کام سے باز رکھنا چاہتی ہیں' لیکن بات ان کے ہاتھ سے نکلتی محسوس ہو رہی ہے"۔

مثال کے طور پر ملاحظہ فرمایئے صیہونی روزنامے یدیعوت احرونوت کی یکم ستمبر ۹۸ کی سرخی: "کوئی پاگل کسی بھی وقت اقصیٰ اور گنبد صخرہ کو اڑا سکتا ہے"۔ تفصیل میں لکھتا ہے: "اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو' وزیر انصاف' وزیر خزانہ' وزیر داخلہ' القدس بلدیہ کے میئر' اسرائیلی خفیہ ایجنسی "شاباک" کے سربراہ اور انسپکٹر جنرل پولیس نے ایک ہنگامی اجلاس میں اس خدشے کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا کہ اگر کوئی پاگل یہودی کوئی ایسی کارروائی کر گزرے تو کہیں پورا علاقہ جنگ کے شعلوں کی نذر تو نہیں ہو جائے گا" (واضح رہے کہ اس سے پہلے مسجد ابراہیم میں عین دوران نماز دسیوں مسلمانوں کو شہید کر دینے والے شخص اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں سنگین گستاخی کرنے والی خاتون کو پاگل قرار دے کر سزا سے چھٹکارا دیا جا چکا ہے)۔ اگست ۹۸ میں روزنامہ معاریف مسلمانوں کو اقصیٰ کی شہادت کے لیے نفسیاتی طور پر تیار کرنے کی کوشش کرتے ہوئے لکھتا ہے: "اسلامی مقامات کے خلاف کارروائی کی تین ممکنہ صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک' کسی عوامی تحریک کے دوران پورے ملک میں تشدد کی کارروائیاں ہوں اور اس دوران اقصیٰ کو بھی ڈھا دیا جائے۔ دوسرے' کوئی ایک شخص خفیہ طور پر وہاں جا کر کارروائی کر ڈالے۔ تیسرے' کوئی گروہ منظم طریقے سے راکٹوں اور بموں سے مسلح ہو کر حملہ آور ہو جائے"۔ ۲۹ اگست ۹۸ کے شمارے میں روزنامہ معاریف لکھتا ہے: "ان متشدد تنظیموں کا انفراسٹرکچر بہت پیچیدہ ہے' ان کا باہمی رابطہ بہت مضبوط اور ان کے مذہبی خیالات بہت طوفانی ہیں۔ اسرائیلی خفیہ ایجنسیوں کے لیے ان تنظیموں

کے اندرونی نظام تک رسائی حاصل کرنا بہت دشوار ہے"۔

ان تمام خبروں' تجزیوں اور کالموں میں ایک تو اس بات کا اظہار و اقرار کیا جا رہا ہے کہ متشدد تنظیمیں بہت طاقت ور ہیں اور کسی بھی وقت کوئی کارروائی کر سکتی ہیں اور دوسری بات ان سے یہ عیاں ہے کہ حکومت کو اصل فکر مسجد کے شہید کیے جانے کی نہیں' وہ تو خود اس کے لیے بے تاب ہے' بلکہ اسے فکر یہ ہے کہ کوئی دوسرا شخص یا گروہ کسی ایسے وقت میں کارروائی نہ کر دے جو حکومت کی نظر میں نامناسب ہو اور اس کے لیے مشکلات کا موجب بن سکتا ہو۔

مسجد اقصیٰ کی جگہ ہیکل کی تعمیر یہودیوں کے نزدیک کتنی اہم ہے' اس کا ایک اندازہ ان اقوال و بیانات سے بھی ہوتا ہے جو گاہے بگاہے اسرائیلی حکمران دیتے رہے' مثلاً بن گوریون اور بیگن اکثر یہ جملہ دہرایا کرتے تھے: "القدس کے بغیر اسرائیل کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور ہیکل سلیمانی (مسجد اقصیٰ کی جگہ) کے بغیر القدس کی کوئی حیثیت نہیں ہے"۔

۱۷ ستمبر ۹۸ کو القدس شہر میں "القدس لیگ" کی ایک کانفرنس پہلی بار علانیہ طور پر ہوئی۔ اس کانفرنس کا ہدف "تعمیر ہیکل کے لیے ذمہ داریوں کی تقسیم" تھا۔ اسے مکمل سرکاری سرپرستی حاصل رہی' متعدد وزرا شریک کارروائی رہے۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اسرائیلی نائب وزیر ثقافت موشے بیلڈ نے شرکاے کانفرنس کو خراج تحسین پیش کرنے کے بعد کہا: "میری آپ سے اپیل ہے کہ تمام تعلیمی مراحل میں' نوجوانوں کے دلوں میں ہیکل کے مقام و مرتبے اور یہودی تہذیب و ثقافت کو راسخ کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں' ہیکل سلیمانی ہمارے دل کی دھڑکن اور ہماری جان ہے"۔ اس کے خطاب کے بعد ان کے پروہت نے اٹھ کر کہا: "ہم اس سرکاری سرپرستی کے شکرگزار ہیں اور امید کرتے ہیں کہ یہ تعاون القدس میں ہیکل سلیمانی کی تعمیر کے کام میں نئی روح پھونک دے گا"۔

قبلہ اول کو شہید کرنے کے لیے اسرائیلی انتظامیہ صرف یہودی متشدد تنظیموں کی سرپرستی اور سرنگیں کھود کر ہیکل کی بنیادیں رکھنے پر ہی اکتفا نہیں کر رہی بلکہ اس ممکنہ خطرے سے بچنے کی تیاریاں بھی کر رہی ہے جو اس واقعے کے بعد "غیر متوقع طور پر" مسلمانوں کی طرف سے سامنے آ سکتا ہے۔ سابق وزیراعظم اسحاق رابین نے اپنے قتل سے کچھ عرصہ پہلے ایک بڑے منصوبے کی منظوری دیتے ہوئے فلسطینی اور اسرائیلی آبادی کے درمیان ایک نئی "دیوار چین" تعمیر کرنے کا حکم دیا تھا۔ ۳۶۰ کلومیٹر لمبی اور ۹ فٹ اونچی اس دیوار کا مقصد اسرائیلی عوام کو مستقل طور پر فلسطینی اور غیر فلسطینی مسلمانوں سے محفوظ کر لینا ہے۔ اس منصوبے کی تجویز اسرائیلی پولیس کے سربراہ موشے شاحاک نے دی تھی اور ۱۹۹۶ میں اس پر عمل درآمد شروع کر دیا گیا تھا۔ آغاز کار میں تو منصوبے کے گراں قدر اخراجات کے باعث اس پر عمل درآمد روک دینے کی بات ہو رہی تھی لیکن امریکہ نے ہمیشہ کی طرح شفقت کی اور منصوبے کے تمام تر اخراجات

برداشت کرنے کا وعدہ کیا۔ ۱۹۹۶ میں صدر کلنٹن نے اپنے دورۂ اسرائیل کے موقع پر پہلی قسط کے طور پر ۱۰۰ ملین ڈالر (تقریباً پانچ ارب روپے) پیش کیے اور باقی گاہے بگاہے دیے جا رہے ہیں۔ یہی نہیں امریکہ نے اس دیوار کی نگرانی' اس کے الیکٹرونک دروازوں کی دیکھ بھال' اسے پھلانگ کر عبور کرنے سے روکنے کے خصوصی الیکٹرونک نظام اور اس میں کسی بھی جگہ دھماکا خیز مواد کی فوری اطلاع ملنے کے نظام کی فراہمی کا وعدہ بھی کیا ہے۔ اس ضمن میں پائلٹ کے بغیر دن رات اڑنے والے طیارے' ۲۶۰ ہلکے ہیلی کاپٹر اور دیوار میں جگہ جگہ نصب کیے جانے والے کیمرے اسرائیل بھیجے جا رہے ہیں۔

اس صورت حال میں اب امت مسلمہ کے لیے کسی شک کی گنجائش نہیں کہ مسجد اقصیٰ' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام معراج' ہمارا قبلہ اول اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے بعد سب سے مقدس مقام شہید کرنے کی تیاریاں عروج پر ہیں۔ اب مزید غفلت کا کوئی موقع نہیں ہے۔ یہودیوں کے ناپاک ہاتھ مسجد اقصیٰ پر قبضے کے بعد اب اسے منہدم کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اگر اب بھی سرزمین اقصیٰ کی صداؤں پہ لبیک نہ کہا گیا تو دربار الٰہی میں کوئی جواب ہو گا اور نہ دنیا میں امت کا مستقبل محفوظ ہو گا۔ اقصیٰ کی شہادت کے بعد اصل یہودی خواب کا راستہ ہموار ہو گا یعنی "عظیم اسرائیلی مملکت" کا قیام۔ یہودی پارلیمنٹ کی پیشانی اور ہر یہودی سکے کی پشت آج بھی تحریر ہے "اے اسرائیل تیری سرحدیں فرات سے نیل تک ہیں"۔ اس نقشے میں گنبد صخرہ ہی نہیں گنبد خضریٰ بھی شامل ہے۔ کیا مولائے کُل ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدوں سے منور مسجد اقصیٰ اور آپؐ کے مبارک وجود کی امین سرزمین یثرب مزید یہودی چیرہ دستیوں کا شکار ہونے دی جائے گی؟ ہم میں سے ہر شخص کا جواب یقیناً "نہیں" ہو گا' لیکن صرف "نہیں" کہہ دینے سے یہودیوں کے ناپاک ہاتھ نہیں روکے جا سکتے۔

ان کے قدم روکنے کے لیے سب سے پہلا کام ارض فلسطین میں برسرپیکار جہادی تنظیموں کی مدد اور پشتیبانی ہے۔ حماس وہاں پوری امت مسلمہ کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر رہی ہے۔ اس ضمن میں ہر ممکنہ طریقے سے اسرائیلی انتظامیہ' امریکی حکومت اور مسلم ممالک کے حکمرانوں کو خبردار کرنا ہو گا کہ اگر مسجد اقصیٰ شہید ہوئی تو لاکھوں جبینیں شہادت کے جھومر کو سجا لیں گی لیکن اس جرم میں ملوث حکام اور عوام کے وجود سے اس زمین کو پاک کر کے دم لیں گی۔

مسجد اقصیٰ کی شہادت کے جانکاہ صدمے سے بچنے کے لیے سب سے ضروری امر یہ ہے کہ مسلم ممالک میں وہ لوگ زمام کار سنبھالیں جو امریکہ یا مال و دولت کے غلام نہ ہوں' بلکہ پروردگار عالم اور رحمۃ للعالمینؐ کے غلام ہوں تاکہ ان تمام ممالک کے وسائل مسلمانوں کی عزت و سربلندی کے لیے وقف ہوں اور یہودیوں کو اپنے منصوبوں پر عمل کی جرات نہ ہو۔